مسلمان عورت کی معاشی سرگرمیاں: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

Muslim Woman in Economic Activities: In the Light of the Teachings of Islam

ڈاکٹر حشمت بیگم*
ڈاکٹر ثمینہ بیگم**

Women of today are engaged in almost all field of life including army, politics, sports, culture, education, engineering, space and agriculture etc. Education enable women expand their scope of activities for contribution to their nation and state which is relevant to the teachings of Islam.

Islam allows women outside homes for work, education & business besides giving equal economic rights as par with men. Even Quran binds women for promoting virtue and forbidding sins. Quran at many Places mentions woman is spending for sadaqa & zakat.

In the life of holy prophet Muhammad (P.B.U.H), women had under taken various professions like agriculture and animal husbandry, trade and small seal industrial products.

Muslim women are allowed to undertake any profession but within certain limits. In this article the role of a Muslim Women will be discussed in economic activities along with their permitted and prohibited fields.

موجودہ دور میں خواتین زندگی کے ہر شعبہ اور میدان میں مصروف عمل نظر آتی ہیں۔تجارت، تعلیم،تحقیق اور طب کے میدان میں ان کی بھرپور صلاحیتوں کا اعتراف

---

* اسسٹنٹ پروفیسر ،ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات شہید بینظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور
** اسسٹنٹ پروفیسر ،ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات شہید بینظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور

تو ایک عرصے سے کیا جا رہا تھا مگر اب تو فوج، سیاست،کھیل و ثقافت،معاشیات،انجنیرنگ وخلا بازی میں بھی ان کی موجودگی اور مقام کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ معاشی میدان میں بھی عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی نظر آتی ہے۔تعلیم میں ان کا تناسب پہلے سے زیادہ ہے۔ عہد حاضرکی عورت باشعور بیوی ، مشفق ماں اور مستعد کارکن کا لطیف امتزاج ہے۔ اس نے زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں کامیابی حاصل کر کےاپنی عظمت کا لوہا منوایا ہے۔

آج کی تعلیم یافتہ عورت اپنے مزاج اور افتاد طبع اور صلاحیت کے مطابق اپنے دائرہ عمل کو گھر کے علاوہ مزید وسیع کرنا چاہتی ہے۔اس کے پیش نظر بہت سی وجوہات ہو تی ہیں۔ بعض خواتین ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی ذہنی ، فکری اور روحانی صلاحیتوں کی تسکین اور جذب ہونے کے لئے گھر کی چار دیواری کافی نہیں ہوتی ہیں۔ خواتین غیر معمولی ذہانت اور خداداد صلاحیتوں کی مالک ہوتی ہیں جن کو بروئے کار لا کر وہ اپنے ملک و قوم کے تعمیری کاموں اور منصوبوں میں شریک ہونا چاہتی ہیں۔ان کا نصب العین اور مقصد حیات بہت بلند ہوتا ہے۔وہ قومی جذبے سے سرشار مختلف قومی اور ملکی شعبوںمیں سر گرم عمل رہتی ہیں۔ ان خواتین کے دل میں قوم و ملت کا جذبہ کوئی غیر فطری اور غیر اسلامی نہیں ہے۔ظاہر ہے ایسی خواتین اتنی ہی محترم اور باوقار ہوتی ہیں جیسے

اندرون خانہ خواتین،بلکہ جو خواتین علم و ہنر حاصل کرکے اپنی خداداد صلاحیتوں کو معاشرے کی تعمیر و ترقی کے لئے بروئے کار لاتی ہیں وہ زیادہ قابل ستائیش ہوتی ہیں۔وہ نہ صرف اپنے صنف کی تربیت میں پیش پیش ہوتی ہیں بلکہ مردوں کی راہنمائی اور مثبت انداز فکر میں بھی اعلیٰ مقام رکھتی ہیں۔

بعض خواتین غربت اور تنگ دستی کی بناء پر بیرون خانہ ملازمت کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں ۔ ضروریات زندگی پورا کرنے کے لئے انہیں اپنے خاندان والوں سے تعاون کرنا ہوتا ہے۔ گھر سے باہر کام کرنے کے متعدد وجوہ ہوتی ہیں مثلا بعض اوقات واقعتا عورت کا کوئی کفیل، سرپرست یا ولی نہیں ہوتا۔ بیوہ اپنے یتیم بچے کیسے پالے؟ گھر کے اخراجات اور ضروریات کیسے پوری کرے؟ نوجوان لڑکیوں کو اپنی شادی کے اخراجات کے لئے ملازمت اختیار کرنی پڑتی ہے۔تاکہ وہ ماں باپ پر بوجھ نہ بنیں۔ یا مرد کی آمدن اتنی محدود ہے۔ جن سے بنیادی گھریلو ضروریات بمشکل پوری ہو ں۔ایسے میں عورت ملازمت اختیار کرکے مرد کا ہاتھ بٹانا چاہتی ہے۔ آج عورت مختلف دفاتر،فیکٹریوں، بوتیکس،سکولوں، کالجوں،ہسپتالوں اور دیگر کاروباری مراکز پر کام کرتی ہیں۔ دوسروں کے گھروں میں صفائی کرتی ہیں،، برتن مانجھتی ہیں، استری کرتی ہیں۔ ۔ ایسی مخلص،محنتی اور جفاکش خواتین کی ان گنت مثالیں اسلامی تاریخ کے ہر دور میں موجود رہی ہیں۔

احادیث مبارکہ اور سیرت طیبہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سی صحابیات نے شوہر، بچوں اور گھریلو ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے اور حدود اللہ کے دائرے میں رہتے ہوئے کسب معاش میں حصہ لیا۔ زیر نظر مقالہ میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عورت کے حصول معاش کا جائزہ لیا گیا ہے نیز ان حدود و قیود کی نشاندہی کی گئی ہے جس کے اندر رہتے ہوئے مسلمان عورت زندگی کے دوڑ دھوپ میں حصہ لے سکتی ہے۔

گھر سے باہر سعی و جدوجہد کی اجازت قرآن مجید کی روشنی میں

موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں اللہ تعالیٰ ضروریات زندگی پورا کرنے کے لئے عورت کے گھر سے باہر کام کاج اورمردوں کے ساتھ اس کا طرز تعامل بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ"[1]

ترجمہ:" اور جب(موسی علیہ السلام)مدین کے کنویں پر پہنچے تو وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو پایا جو اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھےاور موسی علیہ السلام نے ان (لوگوں) سے الگ ایک طرف دو

1 القرآن الکریم، سورہ قصص: 23

عورتوں کو دیکھا جو اپنی بکروں کو روک کر کھڑی تھیں ۔ پوچھا تمہیں کیا پریشانی ہے؟ انہوں(دو عورتوں)نے کہا کہ ہمارے والد بوڑھے ہیں اور جب تک یہ چرواہے اپنے جانوروں کو نکال کر نہ لے جائیں ہم (اپنے جانوروں کو پانی)نہیں پلا سکتیں"۔

اسلام عورت کو کام کاج ، تعلیم، ذمہ داری، مال کمانے، کاروبار کرنے ، جائیداد بنانے جیسے تمام معاشرتی ، اقتصادی اور معاشی معاملات میں مرد کے مساوی حقوق دیتا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾[2]

ترجمہ:" اور ایسی بات کی تمنا نہ کرو جس کی بابت اللہ تعالی نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی اور مردوں نے جو کمایا اس میں سے ان کے لیے حصہ (مقرر) ہے اور عورتوں نے جو کمایا اس میں سے ان کے لیے حصہ (مقرر)ہے۔اور اللہ تعالی سے ان کا فضل مانگو ۔ بے شک وہ ہر چیز کے بارے میں جاننے والے ہیں" ۔

یعنی اگر عورت شریعت کے تمام حدود کی پابندی کرتے ہوئے اور اپنی گھریلو ذمہ داریوں کو انجام دیتے ہوئے کسب معاش میں حصہ لے تو قرآن وسنت کی تعلیمات کے

2 القرآن الکریم، سورہ النساء: 32

مطابق ہے تو اس پر کوئی پابندی عائد کی گئی ہے اور نہ ہی اسے ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے لیکن اس سلسلے میں شرعی امور جیسے پردے کی پابندی اور غیر مردوں سے ربط میں احتیاط لازمی ہے۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلے میں عورت کا مال خرچ کرنے کا ذکر ملتا ہے اور اسے حق تصدق دیا گیا ہے۔

﴿وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ﴾[3]

ترجمہ:" صدقہ دینے والے مردوں اور صدقہ دینے والی عورتوں کے لیے اللہ تعالی نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے"۔

اسلام نے اجتماعی زندگی میں مرد و عورت کو ایک دوسرے کا معاون و مددگار قرار دیا ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ عورت کا دائرہ کار صرف گھر کی چار دیواری اور بچوں کی پرورش تک محدود ہے صحیح نہیں ہے۔

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾[4]

ترجمہ :" اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ

---

3 القرآن الکریم، سورۃ احزاب: 35

4 القرآن الکریم: سورۃ التوبۃ: 71

ادا کـرتے ہیں اور اللہ تعـالی اور اس کے رسـولﷺ کی اطـاعت کـرتے ہیں یہ وہ لـوگ ہیں کہ اللہ تعـالی ضرور ان پر رحم فرمائے گا"۔

"عن عائشة رضي الله عنها قالت خرجت سودة بعد مـا ضرب الحجاب لحاجتها وكـانت امـرأة جسـيمة لا تخفى على من يعرفها فرآها عمر بن الخطـاب فقـال ياسـودة أما والله ما تخفين علينا فانظري كيف تخرجين . قـالت فانكفأت راجعة ورسول الله صلى الله عليه و سلم في بيتي وإنـه ليتعشـى وفي يـده عـرق فـدخلت فقـالت يـا رسول اللـه إني خـرجت لبعض حـاجتي فقـال لي عمـر كذا وكذا قالت فأوحى الله إليه ثم رفع عنه وإن العـرق في يده ما وضـعه فقـال (إنـه قـد أذن لكن أن تخـرجن لحاجتكن("[5]

سیرت طیبہ

اسـلام نے عـورت کے میـدان عمـل ، سـعی و جدوجہد کے لئے ایک وسیع فضا مہیا کی ہے جو علم و فکر کے میـدان سـے لے کـر تجـارت، زراعت، طب، صـنعت اوردیگـر مختلـف پیشوں،اور بہت سی ملی و اجتماعی سرگرمیوں تـک وسـیع ہے۔اسـلام عـورت کـو اس قابـل دیکھنـا چاہتـا ہے کہ وہ معاشـــرے میں مثبت کـــردار ادا کـــرے اور اس کے ہاتھوں

5 البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح المختصر، تحقیق مصطفی دیب ، دار ابن کثیر یمامہ بیروت ، 1407 ھ-1987 ء ، کتاب التفسیر باب سورہ الاحزاب، رقم 4517 ۔

انسانیت کو فائدہ ہو۔نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں خواتین کھیتی باڑی کا کام کرتی تھیں مگر یہ تمام صحابیات رضی اللہ عنہن کا مشغلہ نہیں تھا بلکہ بعض سرسبز مقامات کے باشندوں کا پیشہ تھا مدینہ منورہ میں انصار کی تمام عورتیں کاشتکاری کرتی تھیں اور خاص طور پر سبزیاں کاشت کرتی تھیں مدینہ منورہ میں نہ صرف عورتیں گھر کا کام بلکہ اکثر باہر کا کام بھی کرتی تھیں اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی مرد زیادہ تر جہاد اور تبلیغ دین میں مصروف عمل رہتے تھے جن کی وجہ سے ان کو گھر کی ذمہ داریاں ادا کرنے کا موقع کم ملتا تھااسی وجہ سے صحابیات نے گھر کی دیکھ بھال ، زراعت ، باغبانی اور جانوروں کی دیکھ بھال بھی کی۔

کاشتکاری

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خالہ کا واقعہ کھیتی باڑی کے کاموں سے متعلق ہے۔

"عنْ جَابِرٍ قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا، فَخَرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلًا لَهَا، فَلَقِيَهَا رَجُلٌ، فَنَهَاهَا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا:اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ، لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيرًا"[6]

"جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میری خالہ کو طلاق ہوئی اور انہوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کجھوریں توڑ لیں سو ایک شخص نے ان (کی خالہ) کو(دوران عدت) گھر سے باہر نکلنے پر جھڑکا ،تو وہ

نبی کـریم ﷺ کے پـاس حاضـر ہوئیں تـو آپ ﷺ نے اسـے کہا کہ تم جاؤ اور اپنے بـاغ کی کجھـوریں توڑلـو۔ اس لیے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اور لوگوں کا بھلا ہو) یا اور نیکی کـرو (کہ جس سـے تمہارا بھلا ہو)"

"عن سهل قال : كانت فينا امرأة تجعل على أربعاء في مزرعة لها سلقا فكانت إذا كان يوم جمعة تـنزع أصـول السلق فتجعله في قدر ثم تجعل عليه قبضة من شــعير تطحنها فتكون أصـول السـلق عرقـه وكنـا ننصـرف من صلاة الجمعة فنسـلم عليهـا فتقـرب ذلـك الطعـام إلينـا فنلعقه وكنا نتمنى يوم الجمعة لطعامها ذلك"[7]

"ســہل بن ســعد رضــی اللہ عنہ ســے روایت ہے کہ ہمـارے ہاں ایـک عـورت تھی جـو نـالوں پـر اپنـے ایـک کھیت میں چقنـدر بـوتی تھی جب جمعہ کـا دن آتـا وہ چقندر اکھاڑ کر لاتی اور اسـے ایـک ہانـڈی میں پکـاتیں اور اوپر ایک مٹھی جو کا آٹا چھڑک دیتیں اسی طرح یہ چقندر گوشت کی طرح ہو جاتہ جمعہ کی نمـاز سـے

---

6 ابو الحسين مسلم بن حجاج القشيرى، صحيح مسلم تحقيق محمد فواد عبد الباقى ، داراحياء التراث العربى بيروت تـاريخ طبـع نـا معلوم كتاب الطلاق باب جـواز خـروج المعتـدہ البـائن والمتـوفى عنہا زوجها فى النهار لحاجتها ، رقم 1483 ؛ النسائي ، أحمد بن شعيب بن علي ،السنن الكبرى، مؤسسة الرسالة – بيروت،ط1،ـ 2001م، كتـاب الطلاق، خُرُوجُ الْمَبْتُوتَةِ بِالنَّهَارِ،رقم:5713۔

7 البخارى، الجامع الصحيح المختصر، ، كتاب الجمعہ ، باب فاذا قضيت الصلوة ۔۔۔۔ رقم896 ۔

واپسی پر ہم انہیں سلام کے لیے حاضر ہوتے تو یہی پکوان ہمارے آگے رکھ دیتیں اور ہم اسے کھا لیتے ہم لوگ ہر جمعے کو ان کے اس کھانے کے آرزومند رہا کرتے تھے"۔

تجارت

صحابیات میں سے بعض تجارت بھی کیا کرتی تھیں اور اسی وجہ سے شہرت بھی رکھتی تھیں جیسے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تجارت وسیع پیمانے پر تھی۔

"كَانَتْ خَدِيجَةُ ذَاتَ شَرَفٍ وَمَالٍ كَثِيرٍ وَتِجَارَةٍ تَبْعَثُ إِلَى الشَّأْمِ فَيَكُونُ عِيرُهَا كَعَامَّةِ عِيرِ قُرَيْشٍ وَكَانَتْ تَسْتَأْجِرُ الرِّجَالَ وَتَدْفَعُ الْمَالَ مُضَارَبَةً"[8]

"خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا ایک معزز ، شریف ، دولت مند اور تاجر خاتون تھیں آپ ملک شام مال تجارت بھیجا کرتی تھیں قریش کے اونٹوں پر جس قدر مال ہوتا تھا اس قدر تنہا ان کے اونٹوں پر ہوتا تھاآپ مردوں سے تجارت کرایا کرتی تھیں سرمایہ آپ کا ہوتا تھا اور نفع میں آپ اور آپ کا شریک مرد دونوں برابر کے حصے دار ہوتے تھے"

"عَنْ قَيْلَةَ أُمِّ بَنِي أَنْمَارٍ[9] قَالَتْ : جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَرْوَةِ لِيَحِلَّ فِي عُمْرَةٍ مِنْ عُمْرَةٍ فَجِئْتُ أَتَوَكَّأُ عَلَى عَصًا حَتَّى جَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ : يَا

---

8 ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد ، الطبقات الکبری ، تحقیق احسان عباس ، دار صادر بیروت ، 1968 ء ج8 ص16۔

رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَبِيعُ وَأَشْتَرِي فَرُبَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَ السِّلْعَةَ فَأُعْطِيَ بِهَا أَقَلَّ مِمَّا أُرِيدُ أَنْ آخُذَهَا بِهِ ثُمَّ زِدْتُ ثُمَّ زِدْتُ حَتَّى آخُذَهَا بِالَّذِي أُرِيدُ أَنْ آخُذَهَا بِهِ وَرُبَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ السِّلْعَةَ فَاسْتَمْتُ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُرِيدُ أَنْ أَبِيعَهَا بِهِ ثُمَّ نَقَصْتُ ثُمَّ نَقَصْتُ حَتَّى أَبِيعَهَا بِالَّذِي أُرِيدُ أَنْ أَبِيعَهَا بِهِ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ : لاَ تَفْعَلِي هَكَذَا يَا قَيْلَةُ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتِ أَنْ تَشْتَرِيَ شَيْئًا فَأَعْطِي بِهِ الَّذِي تُرِيدِينَ أَنْ تَأْخُذِيهِ بِهِ أَعْطَيْتِ أَوْ مَنَعْتِ وَإِذَا أَرَدْتِ أَنْ تَبِيعِي شَيْئًا فَاسْتَامِي الَّذِي تُرِيدِينَ أَنْ تَبِيعِيهِ بِهِ أَعْطَيْتِ أَوْ مَنَعْتِ".[10]

"حضرت قیلہ رضی اللہ عنہا ام بنی انمار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مروہ پر آئے میں لکڑی کا سہارا لیتے ہوئے ان کے پاس آکر بیٹھ گئی اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں خرید و فروخت کرنے والی عورت ہوں کبھی میں ایک چیز خریدنا چاہتی ہوں اور میں اپنے ذہن میں اس کی قیمت مقرر کر لیتی ہوں (شروع میں) اس سے کم

---

9 آپ قیلہ بنت مخرمہ التمیمیہ تھیں آپ حبیب بن ازھر کے نکاح میں تھیں آپ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیاور آپ العاص بن عمرو الطفاوی کی پھوپھی تھیں۔طبقات ابن سعد، ج8 ص312 ۔

10 ابن ماجہ ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی ، سنن ابن ماجہ ، تحقیق محمد فؤاد عبد الباقی ، دار الفکر بیروت، تاریخ طبع نامعلوم ، کتاب التجارات، باب السوم ، رقم 2204 ۔ طبقات ابن سعد، ج8 س311 رقم 10803 ۔

قیمت دیتی ہوں پھر بڑھاتے بڑھاتے اسے اس قیمت پر لیتی ہوں جو قیمت میں نے اپنے ذہن میں مقرر کی تھی ۔ اسی طرح کبھی میں ایک چیز بیچنا چاہتی ہوں اور اس کی قیمت اپنے ذہن میں مقرر کردہ قیمت سے زیادہ بتاتی ہوں پھر گھٹاتے گھٹاتےاسے اس قیمت پر بیچ دیتی ہوں جو قیمت میں نے اپنے ذہن میں مقرر کی ہوتی ہے (نبی کریم ﷺ) نے فرمایا " قیلہ ایسا نہ کیا کرو جب تم کسی چیز کو کریدنا چاہو تو وہی قیمت بتاؤ جس قیمت پر تم اسے خریدنا چاہتی ہوخواہ وہ چیز تمہیں ملے یا نہ ملے اور جب تم کوئی چیز بیچنا چاہو تو جس قیمت پر اسے بیچنا چاہتی ہو تو وہی قیمت بتاؤ خواہ تمہیں وہ قیمت ملے یا نہ ملے"۔

سلائی کڑھائی اور صنعت وحرفت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی صنعت و حرفت سے واقف تھیں اس کے ذریعے اپنے اور اپنے خاوند اور بچوں کے اخراجات بھی پورے کرتی تھیں۔

"عن رائطة امرأة عبد الله بن مسعود [illegible] فأتت رسول الله صلى الله عليه و سلم فقالت يا رسول الله إني امرأة ذات صنعة أبيع منها وليس لي ولا لولدي ولا لزوجي نفقة غيرها وقد شغلوني عن الصدقة فما أستطيع أن أتصدق بشيء فهل لي من أجر فيما أنفقت قال فقال لها رسول الله صلى الله عليه و سلم

: أنفقي عليهم فإن لك في ذلك أجر ما أنفقت عليهم
[11]"

"عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی رائطہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض بولی : میں ایک کاریگر عورت ہوں چیزیں تیار کر کہ فروخت کرتی ہوں (اسی طرح میں کماتی ہوں) لیکن میرے شوہر اور بچوں (کا کوئی ذریعہ آمدنی نہیں ہے اس لئےان) کہ پاس کچھ نہیں اس وجہ میں اپنے مال میں سے صدقہ نہیں دے سکتی ۔ کیا ان پر خرچ کرنے کی وجہ سے مجھے (صدقہ کرنے کا) اجر ملے گا آپ ﷺ نے جواب دیا : ہاں تم جو خرچ کرتی ہو تمھیں اس کا اجر ملے گا"۔

حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا سے ان کہ شوہر اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ غیر ارادی طور پر کہہ دیا کہ آج سے تم میرے لیے میری ماں کی طرح ہو (ان کو اپنی ماں کی پشت سے تشبیہ دی)بعد میں دونوں مسئلہ دریافت کرنے رسول کریم ﷺکی خدمت میں حاضر ہوئے چونکہ اس وقت تک اس مسئلہ (ظہار) کہ بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا اس لئے آپ ﷺنے شوہر کو حکم دیا کہ اجازت ملنے تک تم اپنی بیوی سے الگ رہو یہ سن کر بیوی نے کہا :

---

11 ابو عبد اللہ احمد بن هنبل ، مسند احمد بن حنبل، مؤسسہ قرطبہ القاهرہ ج6 ص310، رقم 26684 ۔

" يَا رَسُولَ اللَّهِ مَـا لَـهُ مِنْ شَـيْءٍ وَمَـا يُنْفِـقُ عَلَيْـهِ إِلاَّ أَنَا"[12]

"اے اللہ کے رسول(ﷺ)ان کے پاس تو خرچ کے لـئے کچھ بھی نہیں ہے میں ہی ان پر خرچ کرتی ہوں"۔

"عن ربيع بنت معوذ ، قالت : كان عُمَر بن الخطاب قـد اسـتعمل عبــد اللــه بن أبي ربيعــة على اليمن ، فكــان يبعث إلى أمــه أســماء بنت مخربــة وهي أم أبي جهــل بعطــر من اليمن ، فكــانت تبيعــه إلى الأعطيــة فكنــا نشتري منها"[13]

"ربیع بنت معـوذ رضـی اللہ عنہمـا سـے روایت ہے کہ عمـر بن خطـاب رضـی اللہ عنہ نے عبـد اللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو یمن کا عامل مقرر کیا وہ اپنی مـاں اسماء بنت مخربہ جو کہ ابو جہل کی بھی مـاں تھیں ان کو یمن سـے عطـر بھیجـا کـرتے تھے پس وہ اسـے فروخت کرتی تھیں اور ہم ان سے خریدتے تھے"۔

"عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْـدِ الـرَّحْمَنِ كَـانَتْ تَبِيـعُ ثِمَارَهَـا وَتَسْـتَثْنِي مِنْهَا"[14]

---

12 طبقات ابن سعد ، ج8 ص378 ، رقم 10827 ۔

13 طبقات ابن سعد ، ج 10 ص212 ، رقم 143 ۔

14 مالك بن أنس، الموطأ، تحقيق محمد مصطفى الأعظمي، مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان،1425هـ - 2004م، كتاب البيوع ، باب ما يجوز فی استثناء الثمر ، رقم 2306 ۔

"عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا اپنے(بـاغ کے) پھلوں میں سے کچھ فروخت کردیتیں اور کچھ الگ کـر لیتیں"۔

ان واقعـات سـے ثـابت ہوتـا ہے کہ صـحابیات محنت و مزدوری کر کے ضـروریات زنـدگی حاصـل کـرتی تھیں، اپـنی ضروریات بھی پوری کرتیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ و خــیرات بھی کــرتیں۔حضــرت عائشہ رضــی اللہ عنہا نے حضـــرت زینب بنت جحش رضـــی اللہ عنہا کے بـــارے میں فرمایا:" تعمل بیدھا و تصـدق[15] " وہ اپـنی محنت سـے کمـاتی اور اللہ کی راہ میں صدقہ بھی کرتی تھیں''

حصـول معـاش میں مسـلمان عـورت کے لـئے مقررہ حدود

عـورت کے لـئے کسـب معـاش بالکـل ممنـوع نہیں ہے۔ اسلام مثبت طور پر رزق حلال کی جدوجہد کی تـرغیب دیتـا ہے ۔ ضرورت پڑنے پر اسـلام عـورت کـو ملازمت یـا کاروبـار کرنے کی اجازت بھی دیتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ کچھ حــدود اور ضابطے ایسـے ضـرور ہیں جن کی پاسـداری ہر مسـلمان عورت پر بہر حال لازم ہے۔

1. عورت کی ملازمت سے خانگی ذمہ داریاں یعـنی گھـر اور بچوں کی دیکھ بھال متاثر نہ ہو نیز بچے مـاں کی فطـری

15 مسلم، صحیح مسلم، کتاب الفضائل الصحابہ، ج3، ص 554۔

محبت سے محروم نہ ہو کیونکہ اس کی خانگی ذمہ داریاں اصل اور بنیاد ہے۔

2. کام ایسا ہونا چاہئے جس سے عورت کی عزت و احترام اور مرتبہ پر منفی اثرات مرتب نہ ہو۔
3. کام پر جاتے ہوئے عورت حجاب اور سادگی کا اہتمام کریں۔ عموماً ملازمت پیشہ عورت ستر و حجاب کی پابندیوں کے بغیر سج دھج کر گھر سے نکلتی ہے۔
4. اختلاط مرد و زن والے اداروں میں کام کرنے سے حتی الامکان اجتناب کریں۔ ترجیحاً ملازمت کسی نسوانی ادارے میں ہو۔
5. کسب معاش میں اپنے گھر والوں (باپ، شوہر، بھائی) کی مرضی شامل ہو تاکہ خاندانی نظم بر قرار رہے۔

ان تمام معاشی اصولوں کی بنیاد پر جو نظریہ کار فرما ہے وہ یہ کہ اسلام کے مطابق عورت اولاد کی پیدائش ، پرورش ، تربیت اور گھریلو انتظام و انصرام کی ذمہ دار ہے۔اگر گھر سے باہر کام عورت کے ان بنیادی فریضے سے متصادم نہیں ہورہا تو شاید یہ وقت کا تقاضا بھی ہو ۔ جیسے فی میل اساتذہ اور طب میں فی میل ڈاکٹرز کی ضرورت، گائنی جیسے ضروری شعبوں میں فی میل ڈاکٹرز کی ضرورت و اہمیت اور افرادی قوت سے کوئی بھی معاشرہ بے نیاز نہیں ہوسکتا۔البتہ گھر سے باہر کام اسلام میں عورت کا اولین اور بنیادی مسئلہ نہیں کہ اس کے پاس کام ہے یا نہیں ہے؟ عورت کا بنیادی مسئلہ تحفظ اور

سلامتی کا احساس ہو اور ظلم و زیادتی سے حفاظت ہو جو ہر ذمہ دار حکومت اور معاشرے کا بنیادی فریضہ ہے کہ وہ معاشی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں عورت کے تحفظ و سلامتی کو یقینی بنائے اور ظلم و زیادتی سے اس کی حفاظت کریں ۔